میر محمد کتب خانہ
آرام باغ کراچی

اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب ہدایت نصاب بپایۂ توفیق اذعان و ایقان اسم بامسمیٰ موسوم بہ

شرح فقہ اکبر

موسوم بہ

تعلیم الایمان

مترجمہ عالم اکمل فاضل افضل ماہر موحد معتقد ایمان جناب مولوی نجم الغنی خان صاحب رامپوری

میر محمد، کتب خانہ
آرام باغ کراچی

کہ آیت ابوطالب کی وفات سے بعد کو بھی نازل ہوئی ہو لیکن سبب نزول ابوطالب ہی کا قصہ ہو اور جائز ہے کہ آیت کے نزول کے دو سبب ہوں ایک متقدم کہ ابوطالب کا قصہ ہے اور دوسرا متاخر کہ آمنہؓ کا قصہ ہے اور احتمال ہے کہ آیت نازل تو ایک ہی بار قصہ وفات ابوطالب میں ہوئی ہو لیکن آمنہؓ کے قصہ میں جبرئیلؑ نے دوبارہ اسکو یاد دلایا ہو اور اسکو نزول کا حکم دیا ہو اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے جو روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے جب کلمۂ توحید ابوطالب پر عرض کیا اور اس نے انکار کیا عباس نے ابوطالب کے منھ کی طرف نظر کی تو اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے نظر آئے کان لگایا تو معلوم ہوا کہ کلمہ کہتا ہے عباس نے حضرت سے کہا کہ اے بھتیجے ابوطالب وہی کلمہ کہہ رہا ہے جس کی تم نے اسکو تلقین کی ہے یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ اس سے اس حدیث سابق کا معارضہ جو صحاح ستہ میں مروی ہے نہیں ہو سکتا چنانچہ مسیب سے بخاری میں ماکان للنبی کی تفسیر کے باب میں مروی ہے کہ جب ابوطالب کے مرنے کا وقت قریب آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس گئے وہاں ابوجہل و عبداللہ بن ابی موجود تھے آپ نے فرمایا چچا کلمہ پڑھ پھر میں اللہ کے یہاں تیری کفالت کرونگا اور بخشوا لونگا ابوجہل اور عبداللہ نے کہا کہ اے ابوطالب کیا مرتے دم اپنے آباؤ اجداد کے دین سے پھرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے واسطے استغفار کرونگا جب تک مجھے تیری استغفار کرنے سے منع نہ کیا جاوے اسوقت آیت ما کان للنبی والذین اٰمنوا الخ نازل ہوئی بعض کتب میں لکھا ہے کہ جس وقت حضرت نے ابوطالب سے کلمہ کہنے کو کہا تھا تو اس نے کئی شعر پڑھے جن میں کا ایک شعر یہ ہے ؎

ودعوتنی وعلمت انک صادق ٭ ولقد صدقت وکنت فیہ امینا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کی نبوت کا دل سے مقر تھا مگر توحید الٰہی کا مقر نہ تھا اسی وجہ سے حضرت نے اس سے کہا کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا اقرار کرے اور اگر یہ شعر ابوطالب کا نہ سمجھا جاوے تو پھر لا الٰہ الا اللہ سے مراد سارا کلمہ ہوگا تاکہ اس وسیلے سے حضرت اللہ سے اسکی شفاعت چاہتے کیونکہ یہ کلمہ علم ہے کلمۂ ایمان کا اور جبتک نبی کی نبوت کا اقرار نہو ایمان صحیح نہیں بہر صورت ابوطالب کا ایمان کسیطرح ثابت نہیں ہوتا پھر معلوم نہیں کہ مولوی دلدار علی

اور مولوی سید محمد وغیرہ مجتہدین شیعہ اور دوسرے شیعہ ابوطالب کا ایمان کس دلیل سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کیا انھوں نے جناب امیر کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ حضرتؐ سے ابوطالب کے مرنے کے بعد کہا تھا ان عمک الشیخ الضال قدمات جیسا کہ روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ وغیرہ میں مرقوم ہے پس یہ دلیل قاطع ہے اس بات پر کہ ابوطالب کفر و ضلالت میں مرا ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے کیونکہ حضرتؐ نے صاف فرما دیا ہے کہ ابوطالب دوزخ میں ہے اور وہ دو جوتیاں پہنے ہے جس سے اسکا دماغ جوش مارتا ہے یہ حدیث بخاری میں آئی ہے۔ وقاسم وطاہر وابراہیم کانوا بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور قاسم اور طاہر اور ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے تھے علما کے عقیدے کے موافق آنحضرتؐ کے تین بیٹے تھے پہلے قاسم دوسرے عبداللہ تیسرے ابراہیم بی بی خدیجہ سے پہلے دو تھے اور تیسرے ماریہ قبطیہ سے تھے اور کہتے ہیں کہ طیب وطاہر دو بیٹے دوسرے تھے اور ایک جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ طیب و طاہر لقب عبداللہ کا ہے چونکہ زمانہ اسلام میں متولد ہوئے اسلیئے یہ لقب پایا قاسم سب سے بڑے ہیں اسلیئے حضرت کی کنیت ابوالقاسم ہے اور قاسم جاہلیت کے وقت میں پیدا ہوئے تھے اور دو سال کے بعد زمانۂ جاہلیت ہی میں مر گئے اس کے بعد عبداللہ یعنی طیبؒ طاہر مکہ میں پیدا ہوئے اور بچپنے ہی میں مر گئے عاصی بن وائل سہمی نے جب یہ سنا کہا کہ محمدؐ کے بیٹے مر گئے اور وہ ابتر ہو گئے اسلیئے یہ آیت اتری ان شانئک ھو الابتر یعنی تحقیق تیرا دشمن ناقص و ابتر ہے بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت اتری المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا۔ یہ آیت اسوقت اتری کہ پیغمبر کے بیٹے مر گئے اور مشرکین نے کہا کہ ان کا نام محو ہو جائے گا اور ابراہیم ماہ ذی الحجہ ۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور قابلہ ان کی سلمی آزاد کردہ پیغمبر تھی ابراہیم جب پیدا ہوئے تو سلمی نے اپنے شوہر ابو رافع کو خبر دی اور اس نے پیغمبر کو مژدہ پہونچایا اور پیغمبر نے اسکو اس خوش خبری کے عوض میں ایک غلام عطا کیا اور اس رات اس کا نام ابراہیم رکھا اور جبرئیل آئے اور کہا السلام علیک یا ابا ابراہیم اور ساتویں دن اسکے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی اور بال منڈوا کر اور ان کو تول کر چاندی فقرا کو دی اور